اپنے اندر ''امت کا غم'' پیدا کرنے کی فکر کیجیے

اللہ اللہ! کس قدر شفیق و مہربان تھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر کہ ماؤں کی ہزار مامتائیں بھی اس شفقت ومحبت پر قربان! اس کا کچھ اندازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دعاؤں سے ہوتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور اپنی امت کے حق میں فرمائیں، بحیثیت مجموعی امت کے اعمال وافعال کو دیکھیے، ان شامت اعمال کی بدولت اس پر ظالموں و جابروں کے غلبہ وتسلط اور جبر وتشدد کو دیکھیے لیکن حالات کی ابتری کے باوجود امت میں زندگی کے آثار اور حوصلوں کو بھی دیکھیے تو دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ امت میں زندگی کے آثار وحوصلے صدقہ وثمرہ ہیں، آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دعاؤں کا جو آپ نے امت کے حق میں رب ذوالجلال سے مانگی ہیں۔

یہاں تھوڑی دیر کے لیے رک جائیے اور ذرا سچے دل سے غور کیجیے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو امت کے لیے رب کے حضور روتے، گڑگڑاتے اور آنسو بہاتے ہیں، اپنے علاوہ دوسروں کے لیے بھی اخلاص و دردمندی سے دعائیں کرنے کا عمل دل کی فراخی اور حوصلہ چاہتا ہے۔ بہر حال کس قدر درد وسوز ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دعاؤں میں اور کس قدر فکر وتڑپ ہے رب کے حضور ان فریادوں اور التجاؤں میں!۔

ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میری امت کو قحط کے عذاب میں برباد نہ کیجیے گا، ایسا نہ ہو کہ ایسا قحط پڑے کہ لوگ بھوکوں مر جائیں، اللہ نے فرمایا: کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپؐ کی دعا قبول کی اور آپؐ کی امت کبھی بھی قحط کے عذاب میں برباد نہیں ہوگی۔ دوسری دعا فرمائی کہ: اے اللہ میری امت کی گردن پر غیروں کی تلوار مسلط نہ کیجیے گا۔ اللہ نے فرمایا: اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی یہ دعا بھی قبول کی مگر ایک شرط کے ساتھ۔ جب تک آپؐ کی

امت خود اپنی تلوار اپنے بھائی کی گردن پر نہیں اٹھائے گی، تب تک آپؐ کی امت پر غیروں کی تلوار مسلط نہیں ہوگی۔

مذکورہ بالا ان مقدس الفاظ کو ایک بار پھر پڑھ لیجیے۔ لرزا دینے والی اس عبارت کو پڑھ لینے کے بعد ذرا امت کے حال پر نگاہ ڈالیے اور ٹھنڈے دل سے غور کیجیے کہ ایک اللہ اور ایک رسول خاتم المرسلین ﷺ کے نام لیوا آپس میں کس قدر اور کس حد تک دست و گریبان ہیں۔ شفیق و مہربان رسول ﷺ نے تو پہلے ہی خبردار اور متنبہ کر دیا تھا کہ تم لوگ ہمارے بعد کفر و گمراہی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔

''لا ترجعوا بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب بعض '' (بخاری)

افسوس کہ یہ امت اپنے کریم آقا ﷺ کے اس حکم کا پاس و لحاظ نہ کر سکی، مثالوں کے لیے زیادہ دور نہ جائیے تھوڑی دیر کے لیے ماضی قریب میں عراق و ایران کے مابین برسہا برس تک چلنے والی جنگ کو یاد کر لیجیے۔ عراق اور کویت جنگ کا نقشہ ایک بار ذہن میں تازہ کر لیجیے اور قریب زمانہ کے حالات کا جائزہ لیجیے اور اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک پاکستان میں ان دلدوز واقعات کو جگر تھام کر یاد کر لیجیے کہ مسجدوں میں حالتِ نماز میں کھڑے نمازیوں اور مذہبی پیشواؤں پر گولیاں برسانے والے بھی وہ ہیں جنہیں دعویٰ ہے کہ وہ بھی کلمہ توحید کے پڑھنے والے اور رسالت محمدیؐ کے اقرار کرنے والے ہیں۔ اس صورت میں کیا امت خود اپنی تلوار اپنے بھائی کی گردن پر نہیں اٹھا رہی تو پھر بھلا غیروں کی تلوار مسلمانوں پر اٹھے تو اس کا شکوہ کیسا!!۔

''تم لوگ ہمارے بعد کفر و گمراہی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو''

اس فرمان رسالتؐ کی خلاف ورزی امت نے لفظی اعتبار سے بھی کر دکھائی اور باہم قتل و خون سے گریز نہ کیا۔ لیکن معنوی اعتبار سے بھی فرمانِ رسالت ﷺ کی اس طرح مخالفت کی کہ بات بات پر ہم نے ایک دوسرے پر کافر و فاسق اور ضال و مضل کے فتاویٰ داغے۔ یہ عمل بھی ایک دوسرے کی گردن مارنے کے مترادف ہے۔ ایک مبارک جماعت تو حضرات صحابہ کرامؓ کی تھی جو اللہ کے بندوں کو دائرہ اسلام

میں داخل کرنے کے لیے ہر ممکنہ قربانی پیش کر رہی تھی اور ایک ہم ہیں کہ اس کے برعکس ہمارا کام اسلام کے دائرہ سے لوگوں کو خارج کرنا رہ گیا ہے۔ گویا دعوت و اصلاح کے دروازے ہی بند ہو چکے ہوں !!

ستم در ستم یہ کہ جس رسول ﷺ کی سیرت قدم قدم پر دلوں کو جوڑنے کا پیغام دیتی ہے، اسی ذکر رسول ﷺ سے ہمیں انتشار پیدا کرنے میں نہ تامل ہوتا ہے، نہ شرم آتی ہے اور نہ خدا کا خوف ہی مانع ہوتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی سیرت ہمیں رستہ دکھا رہی ہے کہ ہم اپنے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ لیں۔ اس صورت میں یقین ہے کہ ہم میں وہ صلاحیت و قوت اور شوکت و عظمت پیدا ہوگی جو باطل کی زنجیروں کو توڑ کر رکھ دے گی۔ ان شاء اللہ العزیز

اسوۂ رسول کی پیروی میں امت کے غم میں گھلنا سیکھئے، کڑھنا سیکھئے، اللہ کے حضور اپنے ساتھ ساری امت اور دنیائے انسانیت کی فلاح کے لیے تنہائیوں میں آنسو بہانا سیکھئے، امت کا غم بھی بڑا عجب و بابرکت غم ہے ایسا غم جو سرور بخشتا ہے اور اس کی لذت و سرور کو اس غم کے آشنا ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ ''ہدایت''، جے پور (انڈیا)، نومبر ۲۰۰۰ء)

☆☆☆☆☆☆

من هدي النبوة

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

"لا حسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل و آناء النهار، و رجل آتاه الله مالاً فهو ينفق منه آناء الليل و آناء النهار"

☆☆☆☆☆☆☆☆

عن أبي بكرة ، رضي الله عنه ، أن رجلاً قال : يا رسول الله ! أي الناس خير؟ قال : "من طال عمره، و حسن عمله" قال : فأي الناس شر؟ قال : "من طال عمره و ساء عمله".

☆☆☆☆☆☆☆☆☆